تبصرہ کتب

کتاب	:	جویائے حق ۔ سیرت نبوی (بطور ناول)
مصنف	:	مولانا عبدالحلیم شرر
تدوین و حواشی	:	ڈاکٹر بشیر محمود اختر
ناشر	:	مجلس علم و ادب، راولپنڈی
قیمت	:	۱۳۵ روپے
تبصرہ نگار	:	ڈاکٹر محمد میاں صدیقی ☆

اردو ادب میں تاریخی اور مقصدی ناول نگاری کے حوالہ سے مولانا عبدالحلیم شرر کا نام بہت نمایاں اور ممتاز ہے۔ شرر نے اپنے تاریخی ناولوں کے ذریعے مسلمانوں کو ان کی عظمت گم گشتہ کی تصویر دکھانے کا فریضہ انجام دیا، انہوں نے یہ بات محسوس کی کہ ادب، انشاء اور ناول کے قالب میں ڈھال کر جو پند و نصیحت کی جائے گی وہ سیدھے سادے روایتی انداز میں کی جانے والی وعظ و نصیحت سے زیادہ موثر ہوگی۔ الطاف حسین حالی نے شعر کے رنگ میں مسلمانوں کو ان کے ماضی سے آگاہ کر کے بہتر مستقبل کی جس طرح رہ نمائی کی تھی، شرر نے اردو ادب اور ناول کے ذریعے وہی خدمت سر انجام دی۔ یہ کہنا اعتراف حقیقت ہوگا کہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب رہے۔

زیر تبصرہ ناول "جویائے حق" ان کے آخری دور کی یادگار ہے جب کہ ان کا قلم اور فن دونوں عروج پر تھے۔ یہ ناول انہوں نے اپنی وفات سے تقریباً پانچ برس پہلے مکمل کیا (تاریخ وفات ۱۹۲۶ء) اس ناول نے صرف ان کے اپنے ناولوں ہی میں نہیں بلکہ اردو کے منفرد اور دل آویز ناولوں میں ایک ممتاز اور نمایاں مقام حاصل کیا۔

جویائے حق۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، مشہور صحابی رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی سوانح اور تلاش حق کی داستان ہے۔

☆ ریسرچ فیلو، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

سلمان فارسی کے حق کے دروازے تک پہنچنے کی داستان دوسرے صحابہ کے در حق تک پہنچنے کی داستان سے بہت مختلف ہے۔ مختلف بھی ہے اور دل آویز بھی۔ اور اس کے ساتھ اس میں پڑھنے اور سننے والے کے لیئے سامان عبرت و موعظت بھی ہے۔ صاحب فکر کو روشنی ملتی ہے کہ اگر حق تک پہنچنے کا جذبہ صادق ہو تو راہوں کی دشواریاں اور پیچ و خم رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ "جویائے حق" حق کو پا ہی لیتا ہے۔

مبالغہ اور تاریخی حقائق سے فرار ناول کا لازمی حصہ ہوتا ہے مگر مولانا شرر نے تاریخی حقائق اور واقعات میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ اس میں مسیحی عقائد اور راہبوں اور خانقاہوں کی اندرونی زندگی کی بہت دلچسپ تصویریں نظر آتی ہیں۔ جو دلچسپ ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔

عرب اور اہل عرب کے معاشرتی اور معاشی حالات کا نقشہ ایسی خوب صورتی سے کھینچا ہے کہ پڑھنے والا محسوس کرتا ہے کہ میں اسی ماحول میں گھوم پھر رہا ہوں'

کتاب کی ابتداء "بصریٰ" نامی مقام کے تعارف سے ہوتی ہے۔ بصریٰ وہ تاریخی مقام ہے جہاں مشہور عیسائی راہب بحیراء کی خانقاہ تھی' اور جہاں اس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کم سنی میں دیکھا اور ان کی نبوت و رسالت کی پیش گوئی کی۔

بصریٰ کے تعارف کے بعد پہلا عنوان ہے "طالب صادق" ۔ اس عنوان کے تحت سلمان فارسی کی بحیرا راہب کی خانقاہ میں آمد کا حال بتاتے ہیں' بہت خوب صورت اور دل کش پیرائے میں۔ لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بحیرا کے بارے میں شرر نے جو کچھ بتایا' وہ قاری کے لئے نئی چیز ہے۔ سیرت کی کتابوں میں بحیرا کے بارے میں اتنی اور اس طرح کی معلومات نہیں ملتیں۔

ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں اور ان کے حوالہ سے بعد کے سیرت نگاروں نے نبی علیہ السلام کے کم سنی میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کے تجارتی سفر کا حال بیان کیا ہے' جب قافلے نے بصریٰ میں قیام کیا اور بحیرا نے اس قافلے میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اسی وقت بعض معجزانہ آثار و قرائن سے سمجھ گیا کہ یہی نو عمر لڑکا ہے جس کے سر پر تاج نبوت سجایا جائے گا اور جو اس کائنات اور نسل آدم میں اللہ کا آخری رسول ہوگا۔ بحیرا نے بطور خاص

حضور کو بلایا' ان کے جسم مبارک کو بہت غور سے دیکھا تاکہ وہ اس نشانی کا پتہ لگا سکے جو آپ کی پہچان کے بارے میں اس کے علم میں تھی اور پوری طرح دیکھ بھال کے بعد اس نے آپ کے چچا ابو طالب سے کہا: اپنے بھتیجے کو وطن واپس لے جائیں' اسے یہود سے بچائیں' اللہ کی قسم: اگر انہوں نے اسے پہچان لیا اور وہ علامتیں دیکھ لیں جو میں نے دیکھی ہیں تو وہ اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہوں گے"۔ اس واقعہ کو شرر نے بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حضرت سلمان فارسی کے کچھ خطوط نقل کیے ہیں' یہ خطوط نہ صرف کتاب کا اہم حصہ ہیں بلکہ ان سے اسلامی تعلیمات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے نقوش بھی ابھرتے ہیں۔

ناول کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ عنوان اور پیرایہ بیان سلمان فارسی کی سرگزشت حیات ہے مگر قاری جیسے جیسے آگے بڑھتا ہے وہ سلمان فارسی کی داستان تلاش حق سے نکل کر ختم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی طرف منتقل ہوتا چلا جاتا ہے۔ سلمان فارسی کی سوانح کے ساتھ اسے سیرت کی کتاب بھی کہا جا سکتا ہے۔ بلکہ میں یہ کہنے کی اجازت چاہوں گا' کہ شرر کے اس ناول یا کتاب کو پڑھنے والوں نے سوانح سلمان کم' اور سیرت طیبہ زیادہ قرار دیا ہے۔ اور جویائے حق کو سیرت کے موضوع پر لکھی جانے والی اردو کتابوں میں ادبی شہ پارہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

سیرت طیبہ سے آگے بڑھ کر زیر تبصرہ کتاب کو حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آغاز تک کی اسلامی تاریخ اور عربوں کی معاشرت کا مرقع کہا جا سکتا ہے۔

جویائے حق" کے کرداروں میں خلفائے راشدین اور کئی دوسرے صحابہ شامل ہیں' ان کا بھی اجمالی تذکرہ کیا ہے۔

جویائے حق کے بارے میں ایک بات عرض کروں جو عام قارئین اور بطور خاص اہل علم کے لیئے چونکا دینے والی بات ہوگی۔ وہ یہ کہ میرے والد مرحوم مولانا محمد ادریس کاندھلوی (متوفی: ۱۹۷۴ء) جن کا ناول سے قطعاً دور کا بھی کوئی واسطہ نہ تھا' وہ تو اردو کتابیں پڑھتے بھی بہت کم تھے۔ عربی میں پڑھ کر اردو میں لکھتے تھے۔ زیادہ ضخیم اور اہم کتابیں عربی میں لکھیں۔ انہوں نے کئی بار شرر کے اس ناول کے بارے میں پوچھا کہ: مولانا عبدالحلیم شرر کی سیرت پر جو کتاب ہے

وہ پاکستان میں کسی نے شائع کی؟ دو تین بار جب بھی یہ سوال کیا' کتاب کی تعریف کی اور مجھ سے کہا کہ "کسی ناشر سے کہو کہ ان کی کتاب ضرور شائع کریں' اردو میں بہت اچھی کتاب ہے"۔

والد مرحوم سے ایک ایسی کتاب اور تحریر کی تعریف جو صنف ناول سے ہے اگرچہ اس کا تعلق سیرت طیبہ اور سرگزشت صحابی سے ہے میرے لئے تعجب کا باعث تھی۔ مگر میں نے احتراماً ان سے یہ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا کہ: آپ اس ناول کے مداح کیوں ہیں"۔

گزرے ہوئے اہل علم و فضل کی کتابیں ہمارے ہاں کثرت سے چھپ رہی ہیں' یہ بھی غنیمت ہے مگر افسوس ناک بات یہ ہے کہ وہ بغیر کسی علمی محنت کے شائع ہو رہی ہیں۔ اردو میں لکھی جانے والی ایسی کتابوں کا عرصہ تالیف نصف صدی سے اوپر ہے۔ تدوین کے عمل سے گزارے بغیر ان کو شائع کرنا ان کی افادیت کو عام ہونے سے محروم کرنا ہے۔ آج کے دور میں فنی تدوین' مضامین کی فہرست' رجال و اماکن کے اشاریے' خوب صورت طباعت 'کتاب کے لازمی حصے بن گئے ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ کسی ایسی کتاب کو برائے مطالعہ منتخب کرنے کے لیئے تیار نہیں ہوتا جس کی طباعت بھونڈی ہو' نہ عنوانات کی فہرست ہو نہ مضامین کی نشان دہی' اور نہ رجال' اماکن اور قبائل وغیرہ کے اشاریے۔ اور مضمون مشکل ہونے کی صورت میں وضاحتی حاشیوں سے بھی محروم ہو۔ یہ ساری چیزیں آج کے دور میں ضرورت بن گئی ہیں۔

تدوین کا عمل نہ ہونے کے سبب اسلاف کی بہت سی قابل قدر علمی کاوشوں سے جدید تعلیم یافتہ طبقہ محروم ہے۔

جویائے حق کے زیر تبصرہ ایڈیشن کو دیکھ کر زیادہ خوشی اس لیئے ہے کہ اس کو جوں کا توں شائع نہیں کیا گیا۔ ہمارے ملک کے قابل احترام صاحب علم ڈاکٹر حافظ شبیر محمود اختر نے اس پر خاطر خواہ محنت کی ہے' سابقہ ایڈیشن کو فنی تدوین کے عمل سے گزارا ہے۔ اور ان کے بقول کئی قدیم نسخوں کو سامنے رکھ کر تصحیح کی گئی ہے۔

ڈاکٹر شبیر محمود اختر نے ایک انتہائی مفید کام کیا ہے' اور اس وقت اس کی بہت ضرورت تھی' وہ یہ کہ شرر کے ان مشکل الفاظ اور محاوروں کی حواشی میں تسہیل و وضاحت کر دی ہے جو آج اردو زبان میں متروک ہیں' اور پڑھے لکھے طبقے کے لیئے بھی نامونوس ہو گئے ہیں۔

کتاب کمپیوٹر پر شائع کی گئی ہے۔ معنوی حسن کے ساتھ ظاہری دل کشی سے بھی خالی نہیں۔